سالگرہ منانے کی شرعی حیثیت

مولوی عبدالحسیب

ناظم مجلہ ھذا از زیرنگرانی مولانا مفتی عظمت اللہ بنوی

بانی مجلس الفقہی بنوں وادارہ تحقیقات اسلامیہ بنوں سٹی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم ". (ال عمران ۳۱).

ترجمہ: " تو کہہ اگرتم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخشے گناہ تمہارے "۔ (تفسیر عثمانی).

اس آیت کی تشریح میں حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں۔

دشمنان خدا کی موالات ومحبت سے منع کرنے کے بعد خدا سے محبت کرنے کا معیار بتلاتے ہیں یعنی دنیا میں آج کسی شخص کو اپنے مالک حقیقی کی محبت کا دعویٰ یا خیال ہو تو لازم ہے کہ اسکو اتباع محمدی کی کسوٹی پر کس کر دیکھ سب کھرا کھوٹا معلوم ہو جائیگا۔

(تفسیر عثمانی ص ۱۸۴).

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولیٰ فما ارسلنک علیھم حفیظا " . (سورۃ النساء).

اس رسول کی اطاعت جو کرے اسی نے اللہ تعالی کی فرمانبرداری کی اور جو منہ پھرے تو ہم نے تجھے کچھ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا

اس آیت کی ذیل میں علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

اطاعت رسول دراصل اللہ تعالی کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ میرے بندے اور رسول کا تابعدار صحیح معنی میں میرا ہی اطاعت گزار ہے آپ کا نافرمان میرا نافرمان ہے اس لئے کہ آپ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے جو فرماتے ہے وہ وہی ہوتا ہے جو میری طرف سے وحی کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ حدیث شریف میں ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا رشد و ہدایت والا ہے اور اللہ اور رسول کا نافرمان اپنے ہی نفس کو ضرر و نقصان پہنچانے والا ہے **(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۵۷)**.

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

" علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین (ترمذی 'ابوداود' ابن ماجه "

(بحواله مشکوة المصابیح ص ۳۰).

تم میرے اور خلفاء راشدین کے طریقوں کو لازم پکڑو۔

دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

" لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین "

تم میں سے کوئی مومن نہیں بن سکتا جب تک اسکو مجھ سے اپنے ماں باپ' اولاد اور باقی سب لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ ہو۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان ص ۷).

ایک حدیث میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جو انکار کرے گا (وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا) عرض کیا گیا اور انکار کون کرے گا۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۷)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ارشاد نقل فرماتی ہیں:

" کہ جس نے میری سنت کو مضبوطی سے تھاما وہ جنت داخل ہوگا "۔

(دار قطنی بحوالہ حیاۃ الصحابہ ص ۱۰) .

بدقسمتی سے آج ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے انحراف کر کے فخر کے طور پر یہود و نصاریٰ کی طرز زندگی کو اپنے معاشرے میں اتنا داخل کر دیا کہ ہم سنتوں والی زندگی سے بہت دور جا چکے اور ان ہی رسوم و رواج میں خود کی کامیابی سمجھ بیٹھے ۔کھانے پینے، رہن سہن اور اوڑھنے بچھونے میں ان ہی کے پیچھے چل پڑے۔

وضع میں تم ہو نصاری تو تمدن میں ہنود

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے۔

" لتتبعن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو دخلو جحر ضب لتبعتموھم قیل یا رسول اللہ الیھود و النصاری .قال فمن " . (مشکوۃ المصابیح کتاب الرھن باب تغیر الناس).

کہ تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی طریقوں کو حرف بحرف اپناؤ گے ۔حتی کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کی سوراخ میں داخل ہونگے تو تم لوگ بھی اسمیں ان لوگوں کی اتباع کرو گے ۔صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کیا ۔اے اللہ کے رسول کیا وہ لوگ یہود و نصاری ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اور کون ہو سکتے ہیں۔

بلا شبہ آج مسلمان مرد، عورتیں، بوڑھے جوان یہود و نصاری کے رنگ میں رنگے ہیں اور ان ہی کی نقل اتارنے لگے ان کے تہذیب و تمدن کو اپنانے لگے اور اسی میں مگن ہوئے کہ اسلامی کلچر بالکل بکھر گیا اور اسلام کی شناخت مٹ چکی ہے اور دین متین کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنے لگے گویا کہ دین کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں رہا ہے۔

اور ستم ظریفی یہ کہ جو شخص غیروں پر اپنا تن، من، دن سب کچھ لٹاتا ہے ایسے شخص کو معاشرے میں پسند کیا جاتا ہے اور اسے زمانے کا سب سے بڑا دانشور''اعتدال پسند اور جدید اصطلاح میں روشن خیال گردانا جاتا ہے اور اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے جاتے ہیں۔ بات بات پر اس کی ہاں میں ہاں ملائی جاتی ہے اور اس کی ہر خواہش کی تکمیل کے لئے اپنی عزت و ناموس تک کو داؤ پر لگایا جاتا ہے اور جو شخص آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنی زندگی کی زیور بناتا ہے اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس پر زندگی کے دائرے کو تنگ کر دیا جاتا ہے''قدم قدم پر اس کو دشمنی'' عداوت'' مصائب اور آلام کا سامنا کرنا پڑتا ہے'' دوست و احباب اپنے پرائے سبھی ناخوش ہوتے ہیں اور اس کو'' انتہاء پسند' شر پسند' کم ظرف' تنگ نظر' اور زمانے

کی رسوم ورواج سے بے خبر" جیسے القاب سے نوازا جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

میری امت کے اختلاف کے وقت میری سنتوں کو مضبوطی سے تھامنے والا ہاتھ میں چنگاری لینے والے کی طرح ہوگا:

(کنز العمال ج ا ص ۲۷).

اغیار کے نقش قدم پر چلنے والے ان لوگوں کا نقشہ علامہ اقبال مرحوم نے یوں کھینچا ہے۔

علم غیر آموختی اندوختی

روئے خویش از غازہ اش افروختی

تو نے غیروں کا علم حاصل کیا اور اسکو جمع کیا

اور اپنے چہرے کو غیروں کے غازے سے جلا دیا سا

ارجمندی از شعارش مے بری

من ندانم تو توئی یا دیگری

غیروں کے شعار سے تو دانشمندی حاصل کرتا ہے

مجھے نہیں معلوم کہ تو اپنے اصل پر قائم ہے یا تو غیر بن چکا ہے

عقلِ تو زنجیر است افکار غیر

درگلوئے تو نفس از تار غیر

تیری عقل غیروں کے افکار کی زنجیر ہے

تیرے گلے میں غیروں کی تار سے سانس آتی ہے

درگلوئے گفتگو ہا مستعار

دردلِ تو آرزو ہا مستعار

تیری زبان پر دوسروں سے مانگی ہوئی گفتگو ہے
تیرے دل میں مستعار کی ہوئی آرزوئیں ہیں

قمرانیت را نواہا خواستہ
سروہایت را قباہا خواستہ

تیرے قمریوں کے نالے مستعار کے ہیں
تیرے سرو کا قد کاٹھ مستعار کا ہے

بادہ ے گیری بجام از دیگراں
جام ہم گیری بوام از دیگراں

تو نے محبت کے جام کو غیر کے ہاتھ پکڑائی
اور غیروں کے ہی جام محبت لے لی

آں نگاہش سرّ مازاغ البصر
سوئے قوم خویش باز آید اگر

وہ ہستی جسکی نگاہ مازاغ البصر کا سر ہے
وہ اگر دوبارہ اپنی قوم کی طرف واپس آجائے

می شناسد شمع و پروانہ را
نیک داند خویش و بیگانہ را

وہ پہچان لے گی شمع اور پروانے کو
اور اچھی جان لے گی اپنے اور بیگانے کو

لیست منی گوید مولائے ما

وائے ما ائے وائے ما اے وائے ما

میرے آقا مجھے لیست منی (تم میرے نہیں) کہیں گے ہائے افسوس ہائے افسوس یہ علامہ اقبالؒ کے دل کی آواز ہے یقیناً حضرت مرحومؒ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سچ اور حق ہے کہ ہم نے زندگی کے تمام پہلو میں خود کو فرنگی کا غلام بنایا ہے۔

بہر حال یہود و نصاری کی رسوم میں سے ایک رسم "سالگرہ" بھی ہے بچے کا تاریخ پیدائش کے لحاظ سے سال پورا ہو جاتا ہے تو اسکے خاندان والے اسکا سالگرہ مناتے ہیں جس میں رشتہ داروں اور دوست واحباب کو مدعو کیا جاتا ہیں۔ مرد اور عورتیں بلا تمیز محرم وغیر محرم کے ایک ہی ہال میں جمع ہوتے ہیں اور یہ لوگ اس بچے کے لئے گرانقدر تحفے تحائف لاتے ہیں' ایک بڑا سا کیک میز پر رکھتے ہیں اور سب اس میز کے ارد گرد جمع ہوتے ہیں بچہ وہ کیک کاٹتا ہے اور ہال میں جمع تمام لوگ تالیاں بجاتے ہیں اور "سالگرہ مبارک ہو" "happy.birth.day.to.you." کی آوازیں بلند کرتے ہیں۔

رسم سالگرہ کئی ناجائز امور کا مجموعہ ہے۔ مثلاً

۱)۔ سالگرہ میں موسیقی' گانے وغیرہ سنے سنائیں جاتے ہیں لہذا کسی کی دعوت پر اس میں شریک ہونا جائز نہیں۔

فتاوی قاضی خان میں ہے:

" رجل اتخذ ضيافة للقرابة او وليمة و اتخذ مجلسا لاهل الفساد فدعا رجلا صالحا الى الوليمة قالوا ان كان هذا الرجل بحال لو امتنع عن الاجابة منعهم عن فسقهم لا يباح له الاجابة بل يجب عليه ان لا يجيب لانه نهى عن المنكر وان كان بحال لو لم يذهب لا يتركون الفسق ويتركون عند حضوره كا ن عليه ان يذهب لانه نهى عن المنكر وان لم يكن الرجل لو لم يجيب لا يمنعهم عن الفسق لا باس بان يجيب ويطعم وينكر معصيتم و فسقهم لان الاجابة الدعوة واجبة او مندوبة فلا يمتنع لمعصيته اقترنت بها اما استماع صوت الملاهى كالضرب بالقصب وغير ذلک حرام و معصيته لقوله عليه الصلوة والسلام استماع الملاهى معصية والجلوس عليها فسق والتلذذبها من الكفر "

(فتاویٰ قاضی خان ج۴ ص ۳۶۶).

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ ایسے محافل میں شرکت کرنا ناجائز ہے کیونکہ ایسی محفلوں میں انسان گانے سننے سے محفوظ نہیں ہوسکتا۔

۲)۔ سالگرہ میں اگر آدمی شرکت نہ کرے تو سالگرہ منانے والے ناراض ہوجاتے ہیں اور اگر شرکت کرے تو وہ خوش ہوجاتے ہیں جس سے انکی حوصلہ افزائی ہوتی ہیں لھذا اس میں شرکت کرنا تعاون علی الاثم ہے جو کہ ناجائز ہے۔

ارشاد باری عزاسمہ ہے: " وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ".

(سورہ مائدہ آیة ۲).

ترجمہ:...... " اور آپس میں مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری پر اور مدد نہ کرو گناہ پر اور زیادتی پر "۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں۔

بر و تقوی کے دو لفظ اختیار فرمائے، جمہور مفسرین نے بر کے معنی اس جگہ فعل الخیرات یعنی نیک عمل قرار دیئے ہیں اور تقوی کے معنی ترک المنکرات۔ یعنی برائیوں کا ترک بتلائے ہیں۔ اور لفظ اثم مطلق گناہ اور معصیت کے معنی میں ہیں خواہ وہ حقوق سے متعلق ہو یا عبادات سے اور عدوان کے لفظی معنی حد سے تجاوز کرنے کے ہیں۔ مراد اس سے ظلم و جور ہے۔

(معارف القرآن مفتی شفیع صاحبؒ ج ۳ ص ۲۵)۔

۳)۔ سالگرہ کا ثبوت نہ تو قرآن سے ہے نہ سنت رسول سے اور نہ ہی صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کے عمل سے بلکہ یہ رسم انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے لہذا اس میں خرچ کرنا فضول خرچی اور تبذیر ہے جو حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی قرار کہا ہے: " ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین و کان الشیطان لربه کفورا "

(بنی اسرائیل آیة ۲۷).

ترجمہ:...... " یقین جانو کہ جو لوگ بے ہودہ کاموں میں مال اڑاتے ہیں وہ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پردگار کا بڑا ناشکرا ہے "

حدیث پاک میں ہے کہ قیامت میں آدمی کے قدم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے جب تک چار سوال نہ کر لئے جاوے:

(۱)...... عمر کس مشغلہ میں ختم کی۔

(۲)...... جوانی کس کام میں خرچ کی۔

(۳)...... مال کس طرح کمایا تھا اور کس کس مصرف میں خرچ کیا تھا۔

(۴)...... اپنے علم پر کیا عمل کیا تھا۔(بیہقی بحوالہ فضائل اعمال)۔

ایک حدیث حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن شیطان لعین سے فرمایا کہ میری امت میں کتنے لوگ تیرے دوست ہیں شیطان نے دس قسم کے لوگ بتائے جس میں ایک وہ مالدار بھی ہے جو اس بات کی پراہ نہ کرے کہ مال کس طرح کمایا اور کس مصرف میں خرچ کیا۔ (منبهات ابن حجر عسقلانی بحواله مزید الایمان ص ۶۳).

چنانچہ سالگرہ منانے والے اور شرکت کر کے تحفے تحائف لانے والے اس آیت اور حدیثوں کی وعید کے زمرے میں آتے ہیں۔

۴)۔ سالگرہ میں خواتین وحضرات بلاتمیز محرم وغیر محرم کے اکٹھے ایک ہی ہال میں جمع ہوتے ہیں جو کہ شریعت مطہرہ کی رو سے قطعاً ناجائز ہے۔

قرآن حکیم میں عورتوں کو نامحرم سے پردہ کا حکم ہے:

" و قرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى " . (سورة الاحزاب آية ۳۳).

ترجمہ: " اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھلاتی نہ پھرو جیسا کہ دکھلانا دستور تھا پہلے جاہلیت کے وقت میں " ۔

اس آیت کی تشریح میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں: یعنی اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت میں عورتیں بے پردہ پھرتی اور اپنے بدن اور لباس کی زیبائش کا علانیہ مظاہرہ کرتی تھیں۔ اس بداخلاقی اور بے حیائی کی روش کو مقدس اسلام کب برداشت کر سکتا ہے اس نے عورتوں کو حکم دیا کہ گھروں میں ٹھہریں اور زمانہ جاھلیت کی طرح باہر نکل کر حسن و جمال کی نمائش کرتی نہ پھریں۔ شارع کے ارشادات سے یہ بداہتہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسی کو پسند کرتے ہے کہ ایک مسلمان عورت بہر حال اپنے گھر کی زینت بنے اور باہر نکل کر شیطان کو تانک جھانک کا موقع نہ دے ۔ (تفسير عثمانی ص ۵۶۲) .

مردوں کو حکم ہے۔

" قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم " . (سورة النور آيت ۳۰) .

ترجمہ: " مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچے رکھیں۔ اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں "

اس آیت کی تشریح میں حضرت مفتی شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں۔

یغضوا غض سے مشتق ہے جس کے معنی کم کرنے اور پست کرنے کے ہیں (راغب) نگاہ پست اور نیچی رکھنے سے مراد نگاہ کو ان چیزوں سے پھیر لینا ہے جن کی طرف دیکھنا شرعاً ممنوع اور ناجائز ہے (ابن کثیر) ابن حبان نے یہی تفسیر فرمائی ہے۔اس میں غیر محرم عورت کی طرف بری نیت سے دیکھنا تحریماً اور بغیر کسی نیت کے دیکھنا کراہۃً داخل ہے ۔

" یحفظوا فروجھم ...... " شرم گاہوں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ نفس کی خواہش پورا کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں ان سب سے اپنی شرم گاہوں کو محفوظ رکھیں ۔فتنۂ شہوت کا سب سے پہلا سبب اور مقدمہ نگاہ ڈالنا اور دیکھنا ہے اور آخری نتیجہ زنا ہے۔ان دونوں کو صراحۃً ذکر کر کے حرام کر دیا گیا ان کے درمیانی حرام مقدمات میں مثلاً باتیں کرنا' ہاتھ لگانا' وغیرہ یہ سب ضمناً آ گئے ۔(معارف القرآن ج۶ ص ۳۹۸) .

ان قرآنی آیتوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عورت کے لئے پردہ کرنا ضروری ہے اور مرد کا غیر محرم عورت کی طرف نگاہ کرنا حرام ہے۔۔جبکہ سالگرہ میں نہ تو مرد بد نظری سے بچ سکتا ہے نہ ہی عورتیں پردہ میں رہ سکتی ہے بلکہ دواعی زنا کے تمام اسباب پائے جاتے ہیں۔

سالگرہ کفار کی ایجاد کردہ ہے اور یہ لوگ اس کو مناتے ہیں لہذا سالگرہ منانے میں تشبہ بالکفار لازم آتی ہے جو کہ شریعت مطہرہ میں ممنوع اور حرام ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار و ما لكم من دون الله من اولياء ثم لا تنصرون " . (الهود آية ۱۱۳) .

ترجمہ: " اور مت جھکو انکی طرف جو ظالم ہیں پھر تم کو لگے گی آگ اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوا مددگار پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے " ۔

اس آیت کی تشریح میں مولانا ادریس کاندھلویؒ فرماتے ہیں: " لاتركنوا " ... میں اس طرف اشارہ ہے کہ بے دینوں کی شان و شوکت دیکھ کر ان کی طرف مائل نہ ہو جانا اور ان ہی رسوم اور ان کے طور و طریق اور معاشرۃ کو اختیار نہ کرنا ۔۔۔اور پھر استقامت کے حکم کے ساتھ بعض مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کا حکم دیا جو استقامت میں معین اور مددگار ہے اس لئے کہ لاتطغوا میں تواضع کی طرف اشارہ ہے اور لاتر کنوا الی الذین ظلموا میں اہل دنیا اور فساق و فجار سے علیحدہ رہنا مراد ہے۔۔۔

پہلی آیت میں اللہ تعالی نے استقامت کا حکم دیا۔دوسری آیت میں طغیان کی ممانعت فرمائی۔تیسری آیت میں اہل

طغیان اور اہل عصیان کی طرف میلان کی ممانعت فرمائی۔

(معارف القرآن ادریس کاندھلوی ج ۴ ص ۹۸۱ تا ۹۸۳) .

تفسیر مظہری میں ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا! رکون سے مراد ہے محبت اور جھکاؤ یعنی دل سے مائل ہونا۔ ابوالعالیہ نے کہا ! ظالموں کے اعمال کو پسند نہ کرا۔ بیضاوی نے کہا رکون کا معنی ہے ادنی میلان مثلاً ظالموں کا کلچر اور طور طریقہ اختیار کرنا ان کا ذکر تعظیم کے ساتھ کرنا یہ ادنی میلان ہے۔ (مظھری ج ۶ ص ۱۰۰).

حضرت حکیم الامت اشرف علیؒ تھانوی فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اہل باطل کی طرف میلان حرام ہے اور اس کے ایک قاعدہ بھی ملا لیا جائے کہ تشبہ بدون رکون (میلان) اور میلان قلبی کے نہیں ہوتا تشبہ جب کبھی پایا جائے گا رکون (میلان) کیساتھ پایا جائے گا یعنی لازم ہے کہ اس کی طرف رکون (میلان) ہو اور رکون ہوتا ہے پھر تشبہ ہوتا ہے۔ قلب میں اولاً اس کی علت ہوتی ہے اور اس کے استحسان کا درجہ پیدا ہوتا ہے اور اس کی طرف میلان ہوتا ہے اس کے اثر سے تشبہ ہوتا ہے۔ پھر جب رکون اور میلان حرام ہے تو تشبہ بھی حرام ہے۔ (تحفة العلماء ج ۲ ص ۱۴۷).

تفسیر عثمانی میں ہے:

یہاں سے بتلاتے ہے کہ جو لوگ حد سے نکلنے والے ہیں ان کی طرف تمہارا ذرا سا میلان اور جھکاؤ بھی نہ ہو۔ ان کی موالات، مصاحبت، تعظیم وتکریم، مدح وثنا، ظاہری تشبہ، اشراک عمل ہر بات سے حسب مقدور محرز ہو۔

(تفسیر عثمانی ج ۱ ص ۶۵۸) .

مذکورہ بالا بحث وتمحیص سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ تشبہ بالکفار ممنوع اور حرام ہے اور سالگرہ میں بھی غیروں کے ساتھ مشابہت لازم آتا ہے۔ لہٰذا اس کو منانا، اس میں کسی قسم کی شرکت کرنا سب حرام ہے۔

سالگرہ کے بارے اکابری علماء کی رائے گرامی!

اسلام میں اس قسم کے رسم ورواج کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ خیر القرون میں کسی صحابی، تابعی، تبع تابعین یا ائمہ اربعہ میں سے کسی سے مروجہ طریقہ پر سالگرہ منانا ثابت نہیں ہے یہ رسم بد انگریزوں کی ایجاد کردہ ہے ان کی دیکھا دیکھی کچھ مسلمانوں میں بھی یہ

رسم سرایت کرچکی ہے اس لئے اس رسم کو ضروری سمجھنا، ایسی دعوت میں شرکت کرنا اور تحفے تحائف دینا فضول ہے شریعت مقدسہ میں اسکی قطعاً اجازت نہیں۔ (فتاویٰ حقانیہ ج ۲ ص ۷۴).

رسم سالگرہ بہت سے ناجائز امور کا مجموعہ ہے۔ فضول چیزوں میں شرکت بھی فضول ہے۔ سالگرہ منانا بدعت ہے۔

(آپ کے مسائل اور انکا حل ج ۸ ص ۱۲۶)۔

یوم میلاد منانا جس کو برتھ ڈے کہتے ہیں نہ کتاب وسنت سے ثابت ہے اور نہ صحابہ اور سلف صالحین کے عمل سے، شریعت نے بچوں کی پیدائش پر ساتویں دن عقیقہ رکھا ہے جو مسنون ہے اور جس کا مقصد نسب کا پوری طرح اظہار اور خوشی کے اس موقع پر اپنے اعزہ اور احباب اور غرباء کو شریک کرنا ہے، برتھ ڈے کا رواج اصل میں مغربی تہذیب کی ''برآمدات'' میں سے ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کا یوم پیدائش بھی مناتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری قوموں سے مذہبی اور تہذیبی مماثلت اختیار کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ اسی لئے یہ جائز نہیں مسلمانوں کو ایسے غیر دینی اعمال سے بچنا چاہئے۔

(جدید فقهی مسائل ج ۱ ص ۴۴۹).

فتاوی رحیمیہ میں ہے:

سالگرہ منانے کا جو طریقہ رائج ہے یہ ضروری نہیں بلکہ قابل ترک ہے۔ غیروں کے ساتھ تشبہ لازم آتی ہے:

(فتاوی رحیمیه ج ۱۰ ص ۲۲۶).

اسلام اور تفریحات میں مفتی عظمت اللہ رقمطراز ہے:

آج کل ایک اور تقریب مشہور ہوئی ہے جو '' برتھ ڈے '' کے نام سے یاد کی جاتی ہے جسکا مطلب یہ ہے کی فلاں کے بیٹے کی عمر مثلاً دس سال ہوگئی تو اسپر اظہار خوشی کے لئے طرح طرح کے اسراف اور فضول خرچے کئے جاتے ہیں اس کہ اس کی عمر میں ایک سال کا اضافہ ہوگیا۔ اب یہ خوشی کا دن ہے یا غمی کا؟

اسکی کل زندگی مثلاً دس سال ہے تو گزشتہ سال وہ نو سال کا تھا۔ اب دس سال کا ہوا تو اسکی زندگی سے ایک سال کم ہوا یا ایک سال بڑھا؟ ظاہر ہے ایک سال کم ہوا اسی طرح جتنے برتھ ڈے آئیں گے ہر سال اسکی زندگی کا ایک سال کم ہوتا جائے گا تو یہ خوشی کا دن ہے یا غمی کا؟ (اسلام اور تفریحات ص ۷۶).

جامع الفتاوی میں ہے:

اسلام میں اس قسم کے رسم ورواج کا کوئی ثبوت نہیں ہے شریعت مقدسہ میں اسکی قطعاً اجازت نہیں۔

(جامع الفتاویٰ ج۵ ص ۳۹).

مجموعہ فتاوی جدید میں ہے:

سالگرہ منانا یہ اسلامی تعلیم نہیں ہے یہ غیروں کا طریقہ ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(مجموعه فتاوی جدید ج۴ ص ۳۷۸).

کفایت المفتی میں ہے:

سالگرہ منانا کوئی شرعی تقریب نہیں ہے ایک حساب اور تاریخ کی یادگار ہے اسکے لئے یہ تمام فضولیات محض عبث اور التزام مالا یلزم میں داخل ہے۔ **(کفایت المفتی ج۹ ص ۸۴).**

احسن الفتاوی میں ہے:

سالگرہ منانا ایک قبیح رسم ہے۔اس کا ترک واجب ہے۔اصل سالگرہ تو یہ ہے کہ ایسے مواقع پر اپنی زندگی کا حساب کیا جائے۔اپنے اعمال کے بارے میں سوچا جائے کہ جنت کی طرف لے جارہے ہیں یا جہنم کی طرف؟

(احسن الفتاوی ج۸ ص ۱۵۴).

مسائل رفعت قاسمی میں ہے:

رسم ''سالگرہ'' یہ خالص غیر اقوام کا طریقہ اور انہی کی رسم ہے۔مسلمانوں پر لازم ہے کہ مذکورہ طریقہ سے اجتناب کریں ورنہ انکی نحوست سے ایمان خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ (فتاوی رفعت قاسمی ج۶ ص ۸۷).

فتاوی رشیدیہ میں ہے:

سالگرہ منانا اور قسم قسم کے خرافات کرنا سب شریعت کے خلاف ہے یہ اسلامی طریقہ نہیں ہے۔

(فتاوی رشیدیه بحواله فتاوی رفعت قاسمی).

فتاوی عبدالعزیز بن باز میں ہے:

قرآن وحدیث کے مختلف دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ تاریخ پیدائش (سالگرہ برتھ ڈے) کی محفل منعقد کرنا بدعت ہے شریعت اسلامیہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور اس قسم کی دعوت قبول کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس سے بدعت کی تائید اور توثیق ہوتی ہے۔ اس طرح کی محفلیں بدعت اور خلاف شریعت ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں یہود ونصاری سے مشابہت بھی پائی جاتی ہے اس لئے کہ وہ لوگ ایسی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ (فتاوی عبدالعزیز بن باز ص ۴۲).

مذکورہ بالا فتاوی جات سے معلوم ہوا کہ سالگرہ منانا'' اور اس میں شرکت کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ ہمیں ایسی محافل سے احتراز کرنا چاہئے اور دوسروں کو بھی اسکی دعوت دینی چاہئے اور اپنے مشفق ومحسن نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرنی چاہئے تاکہ دنیا میں کامیاب اور کامران ہو اور آخرت میں بھی رب کائنات کے سامنے سرخروں ہو۔

......☆☆☆☆☆......

ماہنامہ "السّلم" لاہور

اس میں عقائد، عبادات، معاملات، سیاست، اخلاق، تحقیق اور بہت سارے مضامین شائع ہورہے ہیں:

زیر سرپرستی:...... جناب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ العالی

استاد الحدیث والتفسیر جامعہ اشرفیہ لاہور

مدیر اعلیٰ:...... جناب مولانا حافظ عطاء اللہ غذری صاحب

رابطہ:...... دارالعلوم مدینہ ڈیفینس روڈ سادھوکی لاہور موبائل # :0332-4995928

......☆☆☆☆☆......